رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۶۷

ہندوؤں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا اکیلا اخبار

بھدی اللہ لنورہ من یشاء

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

۱۲ نومبر ۱۹۱۸ء مطابق ۲۹ محرم ۱۳۳۷ھ

جلد ۱۰ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف (سابق) سورن سنگھ دوان | نمبر ۳

مقاصد

۱- اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر بیان کرنا۔

۲- آریوں اور دیگر اسلام کو پہنچانا۔

۳- الزامات کی گرد چہرہ سے بدلائل

۴- حضرت بابا نانک سکھ صاحبان میں کی دعوت دینا۔

۵- گورنمنٹ

ضالہ

اخبار کے

گے اسکے علاوہ

جو کچھ عنایت کریں وہ مقبول ہوگا۔

زنبیل

الحمد للہ کہ اب حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت نسبتاً بہت اچھی طرح ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مزکی اور بابرکت وجود کو صحت کلی عطا فرماوے۔ اور دیر تک سلامت باکرامت رکھے

پچھلے دنوں قادیان میں انفلوئنزا بخار کا بہت زور رہا ہمارے دوستوں نے ان دنوں جو ہمدردی اور خیر خواہی کا نمونہ دکھلایا وہ قابل رشک ہے صبح سے لیکر شام تک احمدی ڈاکٹر و حکماء گرد و نواح کے قصبات میں چکر لگاتے اور بیماروں کو مفت دوائی دیتے اور خاص قادیان میں تو دوا کے علاوہ غذا بھی دی جاتی۔ ہر ایک بیمار کے لئے دودھ چاول یخنی وغیرہ جو کچھ اطباء تجویز کرتے فی الفور مہیا کیا جاتا حضرت میاں بشیر احمد ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ کا نمونہ قابل رشک تھا۔ آپ بلاناغہ روزانہ دو دفعہ مریضوں کو بنفس نفیس ملاحظہ فرماتے اور اپنے سامنے ہر ایک بیمار کو دوائی پلاتے اس کی نبض دیکھتے تسلی اور تشفی دیتے۔ اسی حالت میں آپ کو نزلہ اور سر درد کی بھی شکایت رہی مگر آپ تیمارداری میں برابر مصروف رہے دعا اور درد دل سے دعا ہے کہ اس نیک وجود کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے

خاکسار بھی بعارضہ بخار مبتلا رہا۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم ترے جناب حکیم مولوی عبد اللہ صاحب کو جو دن میں چار چار دفعہ میرے پاس پہنچتے اور کمال محبت اور ہمدردی سے علاج کرتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے جلدی صحت ہو گئی

بیماری انفلوئنزا یا جنگی بخار کی وجہ سے ۱۴ اکتوبر و ۳ نومبر کا پرچہ جن مشکلات سے نکالا گیا اس کا اندازہ ہمارا ہی دل لگا سکتا ہے۔ کاتب بیمار پریس مین بیمار سنگ ساز بیمار ان ان کس کس مجبوری کا ذکر کرے ۱۴ اکتوبر کے پرچہ میں بھی بوجہ سنگ ساز کے بیمار ہونے کی بہت سی غلطیاں رہ گئی تھیں اور اس اخبار میں بھی یہی حال ہے۔ امید کہ ناظرین ہمارے مجبوری کو نظر انداز نہیں کریں گے

اعلان نکاح۔ میاں غلام احمد صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ خلف میاں عبد الحق صاحب بدوملہوی کا نکاح چودھری اللہ دتا صاحب نمبردار میانوالی کی لڑکی زینب سے پانچ صد روپیہ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح نے ۲۲ ستمبر کو پڑھا۔ ناظرین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت بناوے اور اس جوڑی سے صالح اولاد پیدا ہو

مہتہ دھرم پرچارک کانفیڈنٹ گنہ پنجاب پر حملہ۔ مہتہ دھرم پرچارک دہلی اپنے ۳ کاتک کے اشو میں برہما میں کٹھور تا (سختی) کا عنوان دیکر لکھتا ہے کہ یہ سماچار (خبر) سب جگہ شوک (افسوس) سے سنی جائے گی کہ برہما کی گورنمنٹ کٹھورنیتی (سختی) کے مارگ (راستہ) پر بھچائے (تیزی) سے پگ (قدم) مار رہی ہے۔ سماچار پتروں (اخبارات) کا جاننا بند ہوا برہما کے سماچار پتروں سے موٹی موٹی ٹھنائیں لی گئیں۔ یہ سب تو ہوا ہی تھا اب نیا سماچار (خبر) آیا ہے۔ وہاں کانگرس کمیٹی سبھاپتی (پریذیڈنٹ) ڈاکٹر مہتہ کو برہما دیش (ملک) سے نکال دیا گیا ہے یہ پتہ نہیں کہ کس پراودھ (قصور) پر ..... جو دیش بھگت (محب وطن) ہیں وہ دیش سے نرواست (نکالے) جاتے ہیں یہ کیسا وچتر (عجیب) نیتہ (نظارہ) اور کیا آیوت

شیخ محمد نصیب کے اہتمام سے قادیان میگزین پریس میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے شائع ہوا

۱۹۰۲ء کی باسمتی ۱۹۱۸ء کے دسترخوان پر

غذاؤں میں چاول لطیف غذا ہیں اور پھر باسمتی کے چاول تو اپنی لطافت کا ثانی نہیں رکھتے اور پھر باسمتی جسقدر بھی زیادہ پرانی ہو لطیف سے لطیف ہوتی جائے گی اس لئے ہم نے انتظام کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی پرانی ڈائریاں اور مکتوبات بطور یمن خرد میں شائع ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک معزز دوست کی اعانت سے ہمیں بہت سا پرانا میٹریل مل گیا ہے اس لئے ہم اخبار میں نہایت خوشی سے دوستوں کے لئے یہ لطیف روحانی غذا نور کے دسترخوان پر چنتے رہینگے۔ چنانچہ آج اس کی پہلی قسط ادا کرتے ہیں ٭

KHILAFAT LIBRARY

مکتوبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن علیہ

جو کہ آپنے ایک شیعہ صاحب کے جواب الجواب میں لکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد۔ بخدمت مجبی مولوی سید حسین صاحب بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ مشفق میں نے کوئی جلدی سے نہیں لکھا میرا مطلب یہ تھا۔ کہ حضرت جلشانہ سے کسی ایسے امر کی انکشاف کے لئے درخواست کرنا اس حالت میں قرین ادب ہو سکتا ہے کہ درحقیقت وہ امر ایسا مشکل اور پیچدار ہو کہ عقل سلیم اور رائے مستقیم اس کی نسبت کوئی فیصلہ نہ کر سکے اگر ایسا نہ ہو تو سخت بیباکی اور شوخی ہو گی کہ ایسی باتوں میں جو خداداد فہم اور تدبر سے معلوم ہو سکتی ہیں خدا تعالےٰ سے انکشاف کی درخواست کریں۔ یہی سر ہے کہ جو اللہ جل شانہ نے آیہ کریمہ ایاک نعبد وایاک نستعین میں ایک نعبد کو مقدم رکھا تا اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ جو کچھ عملی اور عملی طور پر ہم کو پہلے توفیق دی گئی ہے چاہئے کہ ہم اس کو بجالا دیں اور پھر جو ہمارے علم اور طاقت سے باہر ہو اس میں خدا تعالیٰ سے امداد چاہیں۔ تو میں نے آپ کی خدمت میں یہی لکھا تھا۔ کہ یہ مسئلہ مجکو صاف معلوم ہوتا ہے کہ فدک کے بارے میں حضرت خلیفۃ اللہ صدیق اکبرؓ پر کوئی الزام عاید نہیں ہو سکتا حدیث جو پیش کی گئی ہے اس کی تصدیق کئی صحابہ نے کی اور کئی طریقوں سے وہ ثابت ہے ماسوائے اس کے ہمارا اور اہل شیعہ کا اس میں اتفاق ہے کہ جو حدیث یا قول معارض قرآنی ہو وہ باطل ہے چنانچہ کلینی جو شیعوں کے نزدیک اصح کتب بعد کتاب اللہ ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ ہر ایک ایسی حدیث جو کتاب اللہ سے معارض ہو وہ مردود ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ کتاب اللہ نے کی تقسیم کی بابہ کہ جائز نہیں رکھا اور شیعہ ہم سے اس بات میں اتفاق رکھتے ہیں کہ باغ فدک فے میں سے تھا۔ اسلئے متقدمین شیعہ نے اس اعتراض کا کسی مقام میں ذکر نہیں کیا کیونکہ اس اعتراض کا اثر اگر کسی قدر ٹھہرتا ہے تو بلاشبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ٹھہریگا۔ نعوذ باللہ یہ ظاہر کہ جناب صدیق اکبرؓ اس بات کے مجاز نہ تھے کہ وہ کام کریں جو قرآن کریم کے مخالف ہو جس کو رسول صلعم نے اپنی زندگی میں نہیں کیا کیونکر کر سکتے ہیں اگر آنحضرت صلعم فدک پر حضرت فاطمہ کا قبضہ کرا دیتے تو بلاشبہ یہ باغ آنحضرت صلعم کے عہد حیات سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے قبضہ میں آجاتا۔ تو پھر شی مقبوضہ کے مانگنے کیلئے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جانا لاحاصل تھا۔ لیکن کوئی اعتراض حضرت فاطمہؓ پر بھی نہیں اس میں انکو حصہ ملنا یہ اتفاقیہ غلطی ہے جس سے ان کی کسر شان نہیں کہ اونہوں نے یہ خیال کر لیا کہ یہ باغ قابل تقسیم ہے یہی جھگڑا حضرت عمرؓ کے وقت میں پیش آیا اور حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو فرمایا تھا۔ کہ یہ فی ہے قابل تقسیم نہیں۔ پس جبکہ قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہوا کہ فی میں نہ ایک خاص شخص کے لئے ہبہ ہو سکتا ہے اور نہ تقسیم ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہ حق مشترک مہاجرین امہات المومنین اور ابن السبیل وغیرہ کا ہوتا ہے تو اب خواہ نخواہ اس میں دخل دینا رکھنا انصافی و قلت تدبر کا نتیجہ ہے میں لکھ چکا ہوں کہ اس سے زیادہ کوئی بات مہمل وہ نہیں کہ اس آیت وراثت میں واؤ واہش کی جاوے کیونکہ یہ فی تھا۔ آنحضرت صلعم کا ذاتی مال نہیں تھا اور سلیمانؑ کسی باغ یا فالگی مال و متاع کے وارث نہیں ہوئے تھے اگر وراثت سے مراد یہی دنیوی مال ہوتا تو اس جگہ دوسرے انبیاء کا بھی ذکر کرنا چاہئے تھا۔ کہ وہ کیوں محروم کئے گئے حق بات یہ ہے کہ نبیوں نے باپ دادوں سے درم و دینار کی کبھی وراثت نہیں پائی شیعوں کو اس کا کیا علم ہے۔ اور نیز بغض اور کینہ ان لوگوں کو تدبر کرنے کا موقع نہیں دیتا۔ ورنہ اس زمانہ میں تو پہلی کتابیں جا بجا مل سکتی ہیں اور اس مقام پر تحریف کا اعتراض بیہودہ ہے یہودیوں اور نصاریٰ کی کچھ عقل نہیں ماری گئی جو بغیر تحریک نفسانی اعتراض کے خواہ مخواہ ہر مقام میں تحریف کریں اور قرآن شریف میں کوئی ایسا مقام نہیں کہ جس سے شیعوں کو اس باغ میں ایک ذرہ بھی مدد ہو سکتی ہو صرف ناسمجھی سے بعض آیات پیش کرتے ہیں اور نہیں خیال کرتے کہ سیاق سباق کے رو سے ان کے کیا معنے ہیں۔ آیا مدنی ہیں یا مکی۔ درحقیقت مجھے اس قوم کی قسمت پر رونا آتا ہے کہ سوائے دو چار آدمی کے تمام صحابہ کو مرتد کہتے ہیں قرآن شریف مبدل اور محرف اور بیاض عثمان خیال کرتے ہیں اور امہات المومنین پر زبان درازیاں کرتے ہیں اور بجز چند اشخاص اہل بیت کے قرب الٰہی کا دروازہ قیامت تک سب پر بند سمجھتے ہیں اور نہیں خیال کرتے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور تعلیم کرتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اور اس کے یہی معنے ہیں کہ یا الٰہی قرب اور محبت اور معرفت کاملہ میں وہ راہ عنایت کر جو تو نے تمام نبیوں اور مقدسوں اور معصوموں کو عنایت فرمایا ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ خدا تعالےٰ کے ہاں بخل نہیں۔ پس جبکہ انسان طبعی طور پر نبیوں کے مراتب تک پہنچ جاتا ہے تو اس کو اہل بیت یا امام حسین کے مرتبہ تک پہنچنے سے کونسی بات سد راہ ہے اگر ابواب قرب اور محبت و معرفت کے کھلے ہوتے اور صرف حضرت علی یا امام حسین یا چند دوسرے اہل بیت ہر سہ کمالات ختم ہو کر آئندہ کو محکم قفل اون پر لگ جاتا تو اس صورت میں اسلام اسلام نہ تھا۔ اور صراط الذین انعمت علیھم پڑھنا عبث ہو جاتا خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں سے بخل نہیں رکھا جو ڈھونڈیگا پائے گا اس قوم میں کروڑہا علی اور کروڑہا حسین ہیں کون گن سکتا ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ اس عاجز نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مخطیہ ہونے کی نسبت لکھا تھا۔ اس سے آپ کا دل پاش پاش ہو گیا آپ یقیناً سمجھیں کہ مجھے آپ سے زیادہ ان کے مراتب قرب و مقبولیت کا علم ہے اور میں ان سے محبت رکھتا ہوں۔ اور بیداریوں کے مکاشفہ میں ان سے ملا ہوں۔ لیکن میں سچ کہتا ہوں۔ کہ جو کچھ صدیق اکبرؓ سے حکم صادر ہوا وہ نفسانی حکم نہ تھا۔ تا یہ کہا جائے کہ انہوں نے حضرت فاطمہؓ کو ایذا دی حدیث میں لیؤذ کے یہ معنے ہیں جو نفسانی اغراض کی بنا پر دی جاوے لیکن اگر عدالت کے حکم سے کوئی ناراض ہو تو یہ ایذا میں داخل نہیں حضرت صدیق اکبرؓ اپنی وجوہ سے محو تھے اور ان کا حکم خدا کا حکم تھا آپ کو معلوم ہیں ایک دفعہ خود حضرت علیؓ نے ابوجہل کی لڑکی سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ جس سے جناب مقدس نبوی کو سخت رنج پہنچا تھا اور یہ ارادہ حضرت فاطمہؓ کے سخت ایذا کا موجب تھا ایسے اعتراض کا جواب دینا البتہ سخت مشکل ہے لیکن جو برگزیدہ شخص نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گدی پر بیٹھا ہے ٭

(باقی دارد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا سوامی دیانند جی ویدوں کو مانتے تھے؟

شری سوامی دیانند جی مہاراج جن کے متعلق ہمارے آریہ دوستوں کا یہ دعوے ہے کہ انہوں نے از سر نو ویدک تعلیم کو تازہ کیا۔ اب ہم خود شری سوامی دیانند صاحب کی تصانیف سے اس امر کی تحقیقات کرتے ہیں کہ شری سوامی دیانند صاحب درحقیقت بذات خود کہاں تک ویدوں پر اپنا عقیدہ رکھتے تھے اس لئے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہم ستیارتھ پرکاش کی اوراق گردانی کرتے ہیں شری سوامی دیانند صاحب قرآن مجید کی اس آیت کریمہ پر والتی احصنت فرجہا فنفخنا فیہا من روحنا وجعلنہا وابنہا آیۃ للعالمین۔ اور ہدایت دی ہم نے اس عورت کو اور حفاظت کی اس نے اندام نہانی اپنی کی اور پھونکدیا ہم نے روح اپنی کو،، اعتراض کرتے ہیں۔ کہ کیا ایسی فحش باتیں کلام اللہ میں کیا کسی شائستہ انسان کی تصنیف میں ہی نہیں ہو سکتیں۔ اب ہم اسی کسوٹی پر ویدوں کو کس کر دیکھتے ہیں۔ مزا یہ کہ اس کسوٹی پر ہم خود سوامی دیانند صاحب کا اپنا ترجمہ ہی پرکھ کر دیکھینگے کسی اور ترجمہ کو نہیں چھوینگے۔ شری سوامی دیانند صاحب یجروید کے ۶ اودھیائے کے ۱۴ منتر کا یہ ترجمہ فرماتے ہیں:۔

ہے شمش (شاگرد) میں دو دو سیکھاؤں (اختلاف علوم) کے ذریعے تیری بانی (یعنی قوت گویائی) کو شدہ کرتا ہوں۔ میں تیری آنکھ کو جس سے تو دیکھتا ہے۔ شدھ (پاک) کرتا ہوں۔ میں تیری ناف کو پوتر کرتا ہوں۔ میں تیرے لنگ (عضو...) جس سے موتر وغیرہ کیا جاتا ہے پوتر کرتا ہوں میں تری گدا (...) کو جس سے رکھشا کیجاتی ہے۔ پوتر کرتا ہوں،، اب اس پر ہم کوئی حاشیہ نہیں چڑھاتے صرف یہی کہتے ہیں کہ الہامی کتاب کی جو کسوٹی شری سوامی دیانند صاحب نے مقرر فرمائی ہے۔ خدارا ذرا اس منتر کو اس کسوٹی پر پرکھ کر دیکھیں کہ یہ منتر اس کسوٹی پر کہاں تک پورا اترتا ہے اور کیا سوامی دیانند کے پیش کردہ معیار کے مطابق ہم ویدوں کو الہامی کہہ سکتے ہیں صرف اس پر بس نہیں ذرا اور چلئے۔ یجروید ادھیائے ۸ منتر ۱۰ اے تمام سکھوں کے دینے والے سوامی آپ مجھ سے بڑا پیار کرنے والے ہیں۔ آپ مجھے سکھ دینے والے ہیں۔ آپ ستیہ بانی یکت کریا سے سوم لتا وغیرہ اوشدھیوں کے خاص رس کو پیو آپ یگیہ کی کریا کے لئے ایک عمدہ استری کو گرہن کرنے والے دیرپیہ (منی) جینے والے دیرپیہ دھارن کرنے۔ اور اولاد کے پالنے والے ہیں۔! آپ ہمچہ استری میں دیرپیہ کو دھارن کیجئے اے دیرپیہ سنجیونے والے اور دیرپیہ دھارن کرنے والے اولاد کی حفاظت کرنے والے میں آپ کے سنگ (صحبت) سے دیرپیہ حاصل کر کے مضبوط اور تندرست پتر کو حاصل کروں،، اب ہم اس پر اپنا کوئی حاشیہ چڑھانا پسند نہیں کرتے ذرا آپ انسانی فطرت کا مطالعہ کیجئے کیا کبھی عورتیں اس طرح کہلم کہلا اپنے خاوند سے یہ کہا کرتی ہیں کہ آپ میرے ساتھ صحبت کریں۔ اور مجھ میں... سینچے کیا بقول سوامی دیانند کے جس کتاب میں ایسی ایسی کہلی کہلی باتیں لکھی ہوں۔ وہ الہامی کتاب ہو سکتی ہے۔ ہم خود کچھ نہیں کہتے شری سوامی دیانند صاحب کا فتوٰی صاف ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوامی دیانند صاحب نے پہلے ستیارتھ پرکاش لکھی ہوگی اور اس کے بعد یجروید کا ترجمہ کیا ہوگا۔ ورنہ اگر وہ پہلے یجروید کا ترجمہ کرتے۔ تو ستیارتھ پرکاش میں الہامی کتاب کے لئے ایسی کسوٹی تیار نہ کرتے جس کا شکار سب سے پہلے سوامی دیانند صاحب کا یجروید بھاش ہی ہوتا ابھی اسی پر بس نہیں ذرا اور ملاحظہ فرمائیے یجروید اودھیائے ۸ منتر ۲۹ کا شری سوامی دیانند صاحب یہ ترجمہ فرماتے ہیں۔

اے میری خوش قسمت شادی شدہ عورت تیرا اگر بھاشہ (رحم) سب بیماریوں سے دور ہے۔ تیرا اگر بھاشہ (رحم) حمل دھارن کرنے کے لایق ہے تیرے گربھ بھاشہ (رحم) کے تمام حصے خوبصورت اور سیدھے ہیں۔ اے حمل کی خواہش کرنے والی۔ میں تیرے ساتھ دہرم پورک سماگم (صحبت) کر کے تیرے ایسے گربھاشہ (رحم) میں حمل دھارن کروں"

اب ویدِ مقدس کا یہ منتر جن کھلی کھلی باتوں کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ اس پر کسی حاشیہ کی ضرورت نہیں ہے الہامی کتاب کے لئے جو کسوٹی شری سوامی دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش میں مقرر کی ہے اس پر یہ منتر اور جس کتاب میں یہ منتر ہے وہ کس سلوک کی مستحق ٹھہرتی ہے۔ آپ کے لئے سوامی دیانند صاحب کا فتوٰے صاف ہے اس پر ہمارے کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف اسی پر بس نہیں ذرا اور ملاحظہ فرمائیے یجروید ۸ اودھیائے ۴۸ منتر کا شری سوامی دیانند صاحب یہ ترجمہ فرماتے ہیں:۔

اے دہرم میں توجہ نہ دینے والے خاوند تم جو دوسری عورتوں کے ساتھ جن کا دامن عصمت گناہ سے پاک اور جو سوشیل (نرم دل) ہیں بدمعاشی کی خواہش کرتے ہو میں تم کو امن بدفعلی کے کام سے روکتی ہوں اے ادہرم کرنے والے خاوند تم جو دوسروں کی عورتوں کے پاس جا کر جو کہ شید دویا سے نمرجھاؤ کو پراپت ہو رہی ہیں جانے والے ہو میں تم کو اس برے کام سے روکتی ہوں اے بدکرداری میں توجہ دینے والے خاوند تم جو غیروں کی عورتوں کے نزدیک جو کہ دہرم کے کام کر رہی ہیں جانیوالے ہو میں تم کو وہاں سے منع کرتی ہوں۔ اے چنچل چیت والے خاوند تو جو آرام سے رہنے والی دوسروں کی عورتوں کو جا کر تنگ کرتے ہو میں تم کو بار بار اس برے کام سے منع کرتی ہوں اے سنگ دل خاوند تم غیروں کی عورتوں کے پاس جو کہ شیرین زبان ہیں۔ بدفعلی کے ارادے سے جاتے ہو میں تم کو اس کام سے باز رہنے کی نصیحت کرتی ہوں اے بیوقوف خاوند تو جو دن کو سورج کی پھیلی ہوئی کرنوں کے وقت اپنے گھر میں سنگ (صحبت) کی خواہش کرتا ہے اے شدھ دیرپیہ والے میں تجھ کو دیرپیہ کی حفاظت کی خاطر دن کے وقت اس کام کے کرنے سے منع کرتی ہوں۔

KHILAFAT LIBRARY

اب اس منتر پر ہمارے کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں ہے یہ منتر بذات خود اپنی تفصیل آپ ہی ہے اب سوال صرف اس قدر ہے کہ کیا ایسی کھلی کھلی ہدایات رکھنے والی کتاب خود سوامی دیانند صاحب کی پیش کردہ معیار پر کس سلوک کی روادار ٹھہرتی ہے۔ بے شک ایک مذہبی کتاب جسے صحیفہ آسمانی کہا جائے۔ میں ایسی ایسی باتیں پڑھکر ہر ایک انگشت بدہن رہ جائیگا اب ذرا اور ملاحظہ فرمائیے کہ وید مقدس میں خدا وند قدوس کو کس رنگ و روپ میں ظاہر کیا گیا ہے پھر وید ادھیائے ۳۲ منتر ۵۱ کا ترجمہ شری سوامی دیانند صاحب حسب ذیل کرتے ہیں۔ اے یگیہ کرنے والے دوستو آپ آج ہمارے بالمشافہ ہو جیئے میں ڈرتا ہوں تمہارے منورتھ کو سرحد کرنے میں کامیاب ہو سکوں ہم کو ایذا دینے والے چوروں وغیرہ سے بچاؤ۔ اے دودھ والوں کا ستکار کرنے والے لوگو تم ہمیں کوئیں میں گرنے سے بچاؤ۔

اب جائے غور ہے کہ ایشور جی مہاراج یگیہ کرنے والوں سے فرماتے ہیں کہ آپ ہمیں چوروں کی ایذا سے بچائیں آپ ہمیں کوئیں سے گرنے سے بچائیں۔ اب ہر ایک آستک مذہب والے کا یہ عقیدہ ہے خداوند تعالےٰ کی ذات مقدس چوروں کے ایذا سے پاک اور کوئیں میں گرنے سے منزہ ہے۔ اور اگر کوئی آریہ دوست اس اعتراض سے بچنے کے لئے یہ فرمائے کہ یہ تو کسی عام آدمی نے ویدک رشیوں سے التجا کی ہے۔ اول اس کا کوئی ثبوت نہیں کیونکہ منتر کی ہیڈنگ پر کوئی اس قسم کا اشارہ نہیں پایا جاتا اور چند منٹ کے لئے ہم اپنے آریہ دوستوں کی اس بات کو مان بھی لیں تو بھی ایک زبردست اعتراض پڑتا ہے۔ کیونکہ آدسرشٹی میں جب کہ ویدوں کا نزول ہوا اس وقت چور کہاں سے آ گئے کیا چور آدسرشٹی سے بھی پہلے تھے۔ کیا چور ویدک زمانہ سے بھی اول تھے۔ پھر ویدوں کے نزول سے پہلے کوئیں کہاں سے آ گئے ان کنوؤں کو کس نے تیار کیا غرضیکہ اس منتر کو جس پہلو سے بھی پرکھو سخت اعتراض پڑتا ہے۔ پھر اور ملاحظہ فرمائیے۔ یجر وید ادھیائے ۳۹ منتر کا ترجمہ شری سوامی دیانند صاحب حسب ذیل فرماتے ہیں۔

اے تمام انسانوں میں گیانی انسان جس طرح عالم لوگ علم اور محبت سے مجھکو پوتر کریں میری بدہی کو پوتر کریں اور تمام پرانی ماسٹر (نئی نوع انسان) کو پوتر کریں۔ اسی طرح آپ بھی مجھکو پوتر کریں،، اب اس منتر میں جو اپدیش گیان دیا گیا ہے وہ ایشور جی مہاراج کو جس کی ذات اقدس برائیوں سے پاک ہے اسے کس رنگ و روپ میں ظاہر کرتا ہے۔ بھلا خدا جو پہلے ہی پوتر ہے اور جس کی طاقت سے سب چیزیں پوتر (پاک) ہوتی ہیں اسے پوتر (پاک) کرنے کے لئے کیا معنے۔ آریہ دوستو کیا وید مقدس میں ایسے منتروں کی موجودگی میں بھی اب قرآن مجید جیسی پاک اور مقدس کتاب کی طرف انگشت نمائی کر سکتے ہو انشاء اللہ تعالےٰ ہم اپنے آئندہ نمبر میں اس موضوع پر کچھ اور بھی لکھینگے۔

تنذرات

ایڈیٹر برہمن سماچار کی قلم سے راون کی تعریف دسہرہ کے دنوں میں جبکہ جگہ بہ جگہ رامائن کی کتھا کی جاتی ہے۔ اور شری رام چندر کی تعریف کے پل باندھے جاتے ہیں اور ہندوؤں کا کثیر حصہ انہیں خدا کا اوتار سمجھتا ہے مگر اس کے متعلق برہمن سماچار کا اڈیٹر لکھتا ہے:۔

راون اپنے زمانہ کا لاثانی و دوان بہادر کرم کانڈی اور اعلےٰ درجہ کا پولیٹیکل مین تھا یہ ہم مانتے ہیں کہ راون سیتا کو اٹھا کر لے گیا۔ لیکن جو شخص راون کو ظالم۔ جابر۔ کامی بدچلن وغیرہ الفاظ سے یاد کرتا ہے اسے اپنے دل سے پوچھنا چاہیئے کہ سیتا کو اٹھا کر لے جانے سے پہلے راون کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اگر اس کے ساتھ بھی کوئی شخص ایسا سلوک کرے تو اس کے دل میں اس شخص کے لئے انتقام کی آگ کہاں تک بھڑکے گی؟

نوٹ کیونکہ راون بھی برہمن تھا اور برہمن سماچار کا ایڈیٹر بھی برہمن دیوتا ہے اس لئے برہمن سماچار کا ایڈیٹر جس قدر بھی راون کی تعریف کرے کم ہے۔

بیگم صاحب کی گولیوں کا نسخہ اسلوا ۵ گرین سفوف سونٹھ ۵ گرین۔ سفوف صابن ۵ گرین سب کو ملا دس گولیاں بنا دیں۔ ایک گولی رات کو دفت کھا کر سو رہے۔ صبح دفت کھلکر پاخانہ ہو جاتا ہے جس سے قبض اور دیگر امراض شکم کو فائدہ ہوتا ہے

ہندوؤں کی طرف سے ہندی اور سنسکرت کی ترقی کے لئے کوشش۔ آج سے چند سال پہلے ہندی کی بہت ہی کم کتابیں شائع ہوتی تھیں۔ مگر آج کل کثرت سے ہندی کی کتابیں شائع ہو رہی ہیں اور بعض ایسے نایاب اور نادر کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ اور بعض ایسے مفید کتب کے تراجم شائع ہوئے ہیں۔ جنہیں تا حال اردو جامہ نصیب نہیں ہوا اور حال ہی میں ایک ایسی کمیٹی تیار ہوئی ہے جو بجائے اردو اور ہندی وغیرہ شہر بہ شہر پھر کر سنسکرت میں ڈگری کرے گی۔ گویا ہندی اور سنسکرت کے حامیوں کی طرف سے اپنی زبانوں کو ترقی دینے کے لئے ہر ممکن و ہر ممکن ذرائع سے کام لیا جا رہا ہے دوسری طرف ہم اپنی الہامی زبان کے ترقی کے لئے کہاں تک سعی سے کام لے رہے ہیں اس کے لئے ہر ایک مسلمان اپنے گریبان میں منہ ڈال کر جواب دے۔ آہ افسوس ایک ہم ہیں کہ اپنا ہی صدف کو بگاڑ ایک وہ ہیں کہ جنہیں تصویر بنانی آتی ہے

ریاست بھوپال میں لازمی تعلیم

ہندوستان کی دیسی ریاستیں ابتدائی تعلیم کو لازمی کرنے کے لئے جو کوشش کر رہے ہیں۔ وہ قابل تعریف ہیں۔ اور یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ پرائمری تعلیم کو لازمی کرنے کی ملک میں کسی قدر ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ چنانچہ بیگم صاحبہ بھوپال نے مولوی عبدالرحمٰن کو پرائمری تعلیم کو لازمی کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ۱۹۱۹ء سے ریاست بھوپال میں ابتدائی تعلیم لازمی ہو جاوے گی۔

KHILAFAT LIBRARY

بابا موتوں بھکھ بری ہے یہ ایک پنجابی کی پرانی ضرب المثل ہے

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ بھوک موت سے بھی بری ہے۔ آج کل تو صرف اناج کا نہیں بلکہ ہر ایک چیز کا قحط ہے۔ ہند میں خوفناک قحط پڑ گیا ہے اس وقت اس صوبہ میں گیہوں تقریباً تقریباً سب جگہ روپیہ کے ۶ سیر چاول ۶ سیر چنے ۶ سیر جوار ۶ سیر باجرہ ساڑھے ۶ سیر اور ارہر ساڑھے پانچ سیر کے حساب سے فروخت ہو رہی ہے اور یہ اناج کا وہ نرخ ہے جو سمت ۵۶

کے قحط کے نرخ کو بھی مات کر گیا ہے ملک کے غریب طبقہ کی خوراک سال کے ایک بڑے حصہ میں جوار باجرہ جو دیسی ہی رہتی تھی۔ مگر اب غریبوں کو وہ بھی میسر نہیں آئے گی۔ اس پر لطف یہ کہ کپڑا اور روئی بوجہ جنگ پہلے ہی بیحد گران ہے اوپر سے جاڑے کا موسم آرہا ہے۔ جس کے معنے یہ ہونگے کہ نہ غریبوں کے پیٹ کو روٹی ملے گی اور نہ بدن کو کپڑا۔ پس بھوک سردی کی ناقابل برداشت سختیوں سے تنگ آکر نہ معلوم قوم کے کتنے باعزت لال گھروں ہی میں تڑپ تڑپ کر مر جائیں گے۔

اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مسلمان سب سے زیادہ غریب قوم ہے اس قحط کا شکار زیادہ مسلمان ہی ہونگے اور کچھ تعجب نہیں کہ اس قحط میں اکثر مسلمان بچے بھوک سے تنگ آکر عیسائیوں یا آریوں کی پناہ میں چلے جائیں قحط سالی میں عیسائیوں کو اپنی فصل کاٹنے کا اچھا موقع ملتا ہے ضرورت ہے کہ اسلامی انجمنیں ابھی سے اس پر غور کریں مسافر خانے اور یتیم بچوں کے لئے یتیم خانے کھولدیں ورنہ بعد میں کف افسوس ملنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

بھوک کا مارا آدمی کیا کچھ نہیں کر گذرتا۔ پچھلے دنوں بھوک سے تنگ آکر غربا نے جو ہنگامے بہار میں اودھم مچایا وہ پوشیدہ نہیں۔

سندھ میں بھی حالت خراب ہے دیناناتھ سکھر کا ڈیلی گزٹ لکھتا ہے وہ دیہات میں ڈاکے پڑ رہے ہیں اور لوگوں نے تنگ آکر شہروں میں پناہ لینا شروع کی ہے،، ضلع لڑکانہ کے متعلق وہ لکھتا ہے۔ بعض آدمی اپنی جان سے اتنے بے پرواہ ہو گئے ہیں کہ وہ بھوکا رہنے کی نسبت جیل میں جانے کو پسند کرتے ہیں۔ اور اکثر جان بوجھ کر اس لئے جرم کرتے ہیں کہ ان کو جیل میں قید کیا جائے کیونکہ جیل میں کم از کم وہ بھوکے تو نہیں رہیں گے پنجاب میں حالت قحط بدن خراب ہو رہی ہے آٹا ۳ سیر ۵ سیر اور گھی ۹ چھٹانک فی روپیہ یہاں تو تنگی نہائے گی کیا اور نچوڑے گی والا معاملہ ہے سرکار کو چاہیئے کہ وہ سٹہ بازی کو حکماً بند کرے اور سستے اناج اور کپڑے کی دوکانیں ہر ایک شہر اور دیہات میں کھلوائے۔

اگنر دیکھا گیا ہے کہ شہروں میں تو سستے اناج کی دوکانیں کھل جاتی ہیں مگر دیہاتوں میں کوئی انتظام نہیں ہوتا۔

جس سے دیہاتی غربا کو شدید تکلیف سے گذرنا پڑتا ہے ضرورت ہے کہ ہر ایک شہر اور دیہات میں سستے اناج کی دوکانیں فی الفور کھولدی جائیں۔

اہل ہند کی تجارت میں معکوس ترقی کہا جاتا ہتا۔ کہ کچھ عرصہ سے اہل ہند تجارت میں بڑھ چڑھ کر قدم مار رہا ہے مگر سٹہ بازی میں اگر اہل ہند نے جو برا نمونہ دکھلایا ہے وہ کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ملک میں اناج اور کپڑا کی اس قدر بہتات ہے کہ اگر باہر سے کپڑا نہ بھی آئے تو بھی ایک لمبا عرصہ کے لئے ہندوستان کے واسطے کافی ہے۔ مگر یہ سب ہمارے وطنی بھائیوں کی خود غرضی اور سٹہ بازی کا نتیجہ ہے۔ کہ آج قحط عظیم کی گفتگو گلی گلی ہندوستان کے آسمان پہ منڈلا رہی ہیں ضرورت ہے کہ گورنمنٹ عالیہ دخل دے اور سٹہ بازی کی مخوس کہیں کو جو دراصل جوا بازی سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس وبا سے ہندوستان کو پاک صاف کر دے۔

آخر ہماری بات درست نکلی۔ ہم نے ۳ ستمبر کے اخبار میں لکھا تھا کہ ایک وقت تھا جبکہ قادیان کی آریہ سماج گوروکل کی گرویدہ اور پرکاش پہ جان دیتی تھی مگر پچھلے دنوں جناب لالہ ہنس راج صاحب قادیان تشریف لائے تب سے قادیان کی آریہ سماج کی قطعی کایا پلٹ ہوگئی ہے قادیان کے آریہ سماج جو آج سے کچھ دن پہلے پرکاش کے گیت گایا کرتی تھی اب ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان کے آریوں کے طرف سے پرکاش کے برخلاف مسافر گرہ آریہ گزٹ میں وہاں وہ مضامین شائع ہو رہی ہیں۔ اگر پرکاش پارٹی چاہے تو اب بھی اپنا ایک ایڈیٹر بھیج کر کالج پارٹی کے رنگ کو دور کر سکتی ہے۔ ورنہ بعد میں مشکل ہو جائے گا ہم نے نہایت خیر خواہی سے یہ مشورہ دیا ہے آئندہ ہر ایک انسان اپنے نفع۔ نقصان کو خوب سمجھتا ہے۔

بقرعید پر ملک کے مختلف حصص سے فساد کی خبریں خیال تھا کہ اب کی دفعہ کی بقرعید خیر و خوبی سے گذر جائے مگر غلط بود آنچہ ما پنداشتیم ضلع سہارنپور کے موضع کنڈار میں بقول خیر اعظم و مدینہ وغیرہ نماز عید کے بعد ہزارہا ہندو نے موجودہ الوقت ہندو افسروں کے گئو کشی پہ گائے کی قربانی سے روکنے کے لئے جو ہمیشہ سے چلی آئی تھی موضع کے مسلمانوں کا مقابلہ کیا کو دیا۔ اور کے صرف اعلیٰ حکام کے پہونچنے پر مجرموں کی گرفتاری شروع ہوئی۔

صوبہ بہار میں بھی بقول پائنیر دسوں ہندو بلوائے کئی موقعوں پہ فساد کی تیاری کی مگر وہاں حکام کے بروقت تدارک سے معاملہ بڑھنے نہ پایا۔

یہ ہیں اس ملک کے حالات جس کے لئے ہوم رول کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور یہ ہے سوراجیوں کے بھائی بندوں کی رواداری کا ایک بس نمونہ سوراجی پرچوں کی اخبار نویسانہ ایمانداری کی یہ کیفیت ہے کہ ان کا غالباً کوئی روزانہ پرچہ بھی اس وقت تک ۱۷ ستمبر کے اس ہولناک واقعہ کی طرف اشارہ تک بھی نہیں کرتا۔ اللھم ارحم۔ صوبجات متحدہ کے اخبارات میں جو دلدوز حالات مسلمانان کٹارپور کی تباہی و بربادی اور بے آبروئی کے شائع ہوئے ہیں انہیں پڑھ کر بلا مبالغہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں

KHILAFAT LIBRARY

سکھوں میں پوپ ازم کلرفی ازم معزز ہمعصر لائل گزٹ اپنے ۲۹ ستمبر کے اشو کے صفحہ ۳ پر لکھتا ہے کہ سکھوں میں پوپ ازم کا آغاز ہے۔ جس طرح ہندوؤں کے برہمن پروہت ہیں اور بیاہ شادی کے موقع پر لڑکے اور لڑکی والے سر و دھریہ ہیں سے دکھشنا یا دان ہر حالت میں لیتے ہیں۔ اسی طرح اب سکھوں کے پروہت بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کے بغیر سکھوں میں شادی ہونی قریباً ناممکن ہوتی جاتی ہے۔ یہ پروہت ایڈیٹر اور راگی ہیں۔ جن کے بغیر اب شادی ناممکن سمجھی جاتی ہے اور جن کو شادی پر لانے کے لئے فریقین شہر بشہر ٹکریں مارتے پھرتے ہیں۔ جو برہمنوں سے دس گنا زیادہ دکھشنا لیکر بھی راضی نہیں ہوتے۔ اور جو دکھشنا چکانے میں برہمنوں سے کم نہیں۔ بلکہ زیادہ اصرار کرتے ہیں۔ ایک غریب شخص جو آٹھ روپیہ ماہواری آمدنی رکھتا ہے کیونکر ان سکھ پروہتوں کو اپنی کنیا یا لڑکے کی شادی کے موقعہ پر بلا سکتا ہے اگر نہ بلائے تو شادی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر بلائے تو دھن پاس نہیں۔ ایسے غریب شخص کی مجبوریوں کو سوائے غریب کے اور کوئی نہیں جان سکتا۔ ع

کجا داند حال ما سبکساران ساحلہا

شادی کا دان گورومت کی رو سے حرام ہے اور یہی باعث ہے کہ یہ دان کھا کھا کر ہمارے بہت سے پرچارکوں کی بدہی بھرشٹ ہوگئی ہے اور سوارے پنتھ میں نفاق ڈلوانے ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرنے اور قوم کا بیڑا غرق کرنے کے ان میں سوا کام کو سرانجام دینے کی قابلیت ہی نہیں رہی۔ غرضیکہ گورمت کے راستہ میں یہ کانٹے ہم نے خود بکھیر دیئے ہیں۔ جن کو اب ہمیں ہٹانے کا بھی تین کرنا چاہیئے جب تک یہ کانٹے اس راستہ میں موجود ہیں گورمت ہر دلعزیزی حاصل نہیں کرسکتی۔

KHILAFAT LIBRARY

معزز ہمعصر لائل گزٹ نے تشخیص تو درست کی مگر علاج غلط بتلایا ہے اگر ہم گورو گرنتھ صاحب کی اوراق گردانی کریں تو وہاں صراط مستقیم پر قدم زن ہونے کے لئے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے جو ارشاد فرمایا ہے ہمارے سکھ دوستوں نے اسے نظر انداز کر دیا ہے حضرت بابا صاحب عمدہ سری راگ محلا میں فرماتے ہیں:۔

خصم کی نذریں دیل پسندی جنہیں اک کر دھایا تیہ کر رکھے پنج کرساہنی تاؤں شیطان مت کھٹ جائے

حضرت بابا صاحب فرماتے ہیں کہ وہی خدا کے مقبول ہیں جو تیس روزے رکھتے ہیں اور پانچوں وقت کی نمازیں پڑھتے ہیں۔

پھر شری گرنتھ صاحب میں فرماتے ہیں۔ کال پربان کتب قرآن یونہی پنڈت ہے پران یعنی اس قبیح اعوج کے زمانہ میں اگر کوئی کتاب قابل قبول ہے جس کے پڑھنے سے انسان خدا کا پایا بن سکتا ہے تو وہ صاف قرآن مجید ہے اور اس کے مقابل جس قدر کتب اور پران ہیں وہ کام نہیں دے سکتے اب اگر ایڈیٹر لائل گزٹ یا ان کے ہمخیال پوپ ازم سے بچنا چاہتے ہیں تو حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے فرمائے ہوئے مارگ (راستہ) کی طرف قدم اٹھائیں ہم نے نہایت خیر خواہی اور ہمدردی سے یہ مشورہ دیا ہے خدا کرے ہمارے اس مشورہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے۔

شاباش آریہ سماج۔ آریہ سماج کے عظیم الشان کاموں کی انجام دہی کو دیکھکر بیساختہ شاباش آریہ سماج کا کلمہ منہ سے نکل جاتا ہے سنہ ۱۹۱۱ء میں ایک مجلس آریہ صاحبان کی طرف سے سیالکوٹ کے ضلع کے میگھوں وغیرہ جنہیں ہندو راجپوت سمجھتے ہیں۔ کو آریہ بنانے کے لئے قائم کی گئی تھی اس نے چھ سات سال کے عرصہ میں کس قدر حیرت انگیز اور دلچسپ کام کیا ہو سکتا ہے کہ ۹۹ فیصدی سلمان اس سے قطعی ناواقف ہوں۔ مگر اخبار بلیٹس میں ہم یہ حالات پڑھکر آریوں کی ہمت پر عش عش کر اٹھے۔ چنانچہ بلیٹس لکھتا ہے کہ:۔

دز میگھا دھار نے گذشتہ سات سال کے عرصہ کس قدر کام کیا ہے۔ اس کا اندازہ لگانے کے لئے محض اس قدر عرض کر دینا کافی ہے کہ اس وقت پچاس ہزار کے قریب میگھ لوگ شدھ کئے جاکر ہندو سوسائٹی کا ایک نہایت ہی ضروری حصہ بنائے جا چکے ہیں۔ اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے علاوہ ایک ہائی سکول کے کئی چھوٹے چھوٹے سکول قائم کئے گئے ہیں۔ ان میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے کئی اپدیشک کام کرتے ہیں یہ تمام کام ایسی خاموشی کے ساتھ کیا جا رہا ہے کہ اس کے محرکوں کو نہ تو اخباری کالموں میں اپنی تعریف کروانے کا خیال کبھی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی انہوں نے لیکچر بازی کے لئے اپنی اشتہار بازی کرانی چاہی ہے اور اس کے لئے رائے ٹھاکر دت جی اور لالہ گنگا رام جی سیکرٹری کی جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے۔

کچھ عرصہ ہوا اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ گورنمنٹ نے ضلع منٹگمری میں بہت سی زمین میگھ ادھار سبھا کو اس مطلب کے لئے دی ہے کہ وہاں پر میگھ لوگوں کو آباد کیا جاوے۔ اور ان کے ایک تو آبادی وہاں پر قائم کی جاوے اس زمین پر اس وقت تک سبھا مذکور کا قبضہ ہو چکا ہے بلکہ اسی سال وہاں پر سبھا کی طرف سے روئی کی کاشت کی گئی تھی۔ جس سے امید ہے کہ تمام اخراجات نکال کر سبھا کو تیس ہزار کے قریب خالص منافع رہیگا۔ یہ نتیجہ ہے چند جوشیلے روحوں کے چپ چاپ اور لگاتار کام کرنے کا چند روز ہوئے لالہ گنگا رام جی اور رائے ٹھاکر دت جی اس زمین کو دیکھنے اور مناسب جگہ پر آبادی قائم کرنے کا نقشہ تیار کرنے کے لئے گئے تھے زمین نہایت ہی اچھی بتائی جاتی ہے اور خیال ہے کہ جو لوگ اس زمین کو آباد کریں گے۔ وہ ہر ایک پہلو سے فائدہ میں رہینگے۔ میگھوں کا جو گاؤں اس زمین پر آباد کیا جائیگا۔ اس کا نام آریہ نگر تجویز ہوا ہے اور اس جگہ ایک آریہ مندر۔ ایک مہمان خانہ ایک سکول اور ایک شفاخانہ قائم کئے جاوینگے۔ تاکہ اس نگر میں رہنے والے لوگوں کی ہر ایک ضرورت پوری کی جاسکے اس زمین کی قیمت گورنمنٹ میگھ ادھار سبھا سے ساڑھے چار لاکھ روپیہ کے قریب وصول کرے گی۔ اور یہ رقم باقساط تیس سال کے عرصہ میں ادا کرنی ہوگی۔ کارکنان میگھ ادھار سبھا کا ارادہ ہے کہ انتظام ایسا کیا جاوے کہ تیس سال کے بعد یہ زمین ان میگھوں کی ملکیت ہو جاوے جو اس میں آکر آباد ہوں۔ البتہ اس زمین میں سے جو کل ۵۲ مربعہ ہے آٹھ یا نو مربعہ آریہ آریہ سکول اور آریہ ہسپتال کے اخراجات کے لئے رکھہ لئے جاوینگے ان کی آمدنی آریہ میگھ ادھار سبھا حاصل کرے گی۔ مگر یہ تمام روپیہ بھی آریہ نگر کے باشندوں کی ہی ترقی وغیرہ کے لئے صرف ہوگا۔

اس کا نام ہے۔ ہمیں اس کام ہم صرف یہی کہکر دلکو تسلی دے لیا کرتے تھے کہ آریہ سماج۔ میگھوں وغیرہ کو شدھ کرتا ہے مگر مساوات نہیں دیتا۔

مگر آریہ سماج نے چپکے ہی چپکے جو حیرت انگیز کام کیا ہے وہ دیگر مذہبی سوسائٹیوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ آؤ ذرا ہم اپنے گریبانوں میں منہ ڈالکر دیکھیں کہ ہم نے ہندوستان میں اشاعت اسلام کے فرائض کو کہاں تک ادا کیا۔ حالانکہ اچھوت اقوام میں مسلمانوں کو زیادہ کامیابی نصیب ہو سکتی تھی اس بات کو بھی رہنے دیجئے راجپوتانہ میں مسلم راجپوتوں کے گاؤں کے گاؤں میں جو نام کے لحاظ سے تو مسلمان مگر رسومات کے لحاظ سے ہندو کے ہندو ہی ہیں آریہ اور عیسائی وہاں دارے شیارے کر رہے ہیں مگر ہم نے کبھی اپنے فرض کو محسوس نہیں کیا۔ حالانکہ ہماری ہتھوڑی سی توجہ سے وہ برائے نام مسلمان پکے مسلمان بن سکتے ہیں۔ اس بات کو بھی جانے دیجئے تمام سندھ میں کثرت سے نانک پنتھیوں کی آبادی ہے جو اسلام کے بہت قریب ہیں ہم نے کیا توجہ کی غرضیکہ ہندوستان میں اشاعت اسلام کے لحاظ سے ہم نے اس طرف خیال بھی نہیں کیا۔ قدم اٹھانا تو ایک طرف رہا جو آج۔ چھ سات سال کی کوشش سے میگھول کو آریہ بنایا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد ہزاروں سے ان کی تعداد لاکھوں تک پہنچ جائے گی۔ اور یہ آریہ سماج کا ایک ضدی جز بن جائیگا مگر ہم منہ تاکتے تاکتے رہ جائینگے آہ ؎

یاران تیز گام نے منزل کو جالیا۔ ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے

ہندوستان میں اشاعت اسلام کے لئے ہمارے لئے میدان کھلا ہے ابھی وقت ہے ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں ورنہ بعد میں سوائے افسوس کے اور کچھ نظر نہیں آئیگا۔

ٹرکی میں جرمنوں کے ہتھکنڈے

KHILAFAT LIBRARY

ٹرکی موجودہ جنگ میں شریک ہونے کے لئے کبھی تیار نہ تھا۔ مگر جرمنوں کی سازشیں اور چالاکیاں ایسی کارگر ہوئیں۔ کہ ترکوں کو بھی باوجود اپنی خانگی مشکلات کے جنگ یورپ میں شامل ہونا پڑا۔ مسٹر ہنری مارگنتھو امریکن سفیر قسطنطنیہ نے اعلان جنگ کے بعد کی جرمن ریشہ دوانیوں پر جو روشنی ڈالی ہے۔ ان سے برطانوی بیانات کی ہی نہیں تصدیق ہوتی۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ترکوں کو شریک حال کرنے کے لئے جرمنوں کو کیا کیا چالیں چلنی پڑیں۔

مسٹر مارگنتھو کو جرمن سفیر قسطنطنیہ کی زبانی معلوم ہوا کہ قتل شاہزادہ آسٹریا کے بعد قیصر نے پوسڈم میں ایک کانفرنس کی جس میں سفیر مذکورہ کا شامل ہونا اس لئے ضروری تھا۔ کہ ٹرکی کے سیاسی حالات پر اپنی رائے ظاہر کرے۔ اس مجلس میں جس قدر وزراء اور ذمہ دار افسر موجود تھے۔ سب نے لڑائی کے لئے رائے دی اور ان کے علاوہ بڑے بڑے سوداگر اور بینکر اور صاحبان رسوخ کی بھی اسی بارے میں رضامندی حاصل کی اور جنگ کے متعلق فوری تیاریاں شروع کر دیں۔ الغرض مہذب دنیا کی تباہی کا بیج ۵ جولائی ۱۹۱۴ء کو اس جلسہ میں تیار کیا گیا۔ اور قیصر اس کا ذمہ دار ہوا۔ اب خواہ جرمن اپنی بریت میں کچھ ہی پڑھے کہیں اگر دنیا کے بازار تجارت کو دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ساہوکاروں اور بینکروں نے اس جلسہ اور لڑائی کے درمیان بیشمار روپیہ ہر چہار جوانب سے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اسی طرح شہنشاہ آسٹریا کو جنگ یورپ کا قبل از وقت علم تھا۔ اور اسے یقین تھا۔ کہ یورپ کے بعض معاملات بغیر افواج کی نقل و حرکت کے فیصلہ نہ پائینگے۔ اب رہا یہ کہ شاہزادہ آسٹریا کا قتل لڑائی کا باعث تھا۔ سراسر لچر پوچ خیال ہے۔ دول وسطے کی نیت لڑائی کے لئے پہلے ہی ہو چکی تھی۔ اور قتل شاہزادہ کا واقع محض آدنگتے کو ٹھیلنے کا بہانہ ہو گیا۔

جرمنی کو کبھی امید نہ تھی۔ کہ انگلستان بھی بلجیم کی حمایت پر اٹھیگا اور فرانسی کا ساتھ دے گا

اسی اثنا میں جرمن نہایت مذبذب حالت میں تھے قیصر کا خیال تھا۔ کہ چند دنوں میں جرمن توپخانے فرانسیسیوں قلع قمع کر کے پیرس پر قابض ہو جائینگے۔ گو جرمنوں نے ابتدا میں بلجیم کا کبھی خیال ظاہر نہ کیا۔ مگر زبردست بندرگاہیں حاصل کرنے اور تجارت بڑھانے اور نئی بستیاں بڑھانے کے ارادے بے تکلف ظاہر کئے اور یہ بھی خیال تھا۔ کہ فرانس کو مغلوب کر کے اس پر اس قدر جنگ تاوان لگایا جائے کہ وہ کبھی سر اٹھا ہی نہ سکے لیکن برطانیہ نے اتحادیوں کے ساتھ شامل ہو کر جرمنوں کے اسی خواب دلربا کی دھجیاں اڑا دیں اور ان کے تمام امیدیں خاک میں مل گئیں

دنیا حیران ہے کہ ٹرکی نے جنگ میں فوراً ہی کیوں جرمنوں کا ساتھ نہ دیا؟ قیصر کا ارادہ نہ تھا کہ ترک فی الفور لڑائی میں شریک ہوں۔ کیونکہ اس حالت میں جرمنی کو بڑا خسارہ رہتا۔ اول یہ خیال تھا کہ اتحادیوں پر آسانی سے فتح ہو گئی۔ تو ترکوں کی یاوری کی کوئی ضرورت نہ ہو گی اور اگر وہ شامل ہو جاتے تو حصہ دار بنتے مثلاً بحالت فتح ترک مصر مانگتے۔ یہ تقاضا قیصر کو ہرگز گوارا نہ ہوتا دوسرے ٹرکی خستہ جان ہی نہ تھا۔ خستہ حال بھی تھا۔ مالی حالت خراب تھی۔ بحری اور بری فوج ترکوں کے پاس برائے نام تھی۔ اسی صورت میں قیصر کو کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ اس مریض نیم جان کا بار اٹھاتا۔ جرمن روبہ خصلت ہتے موقع کی تاک میں رہے تاکہ ساتھی آتا ہاتھ سے نہ جائے۔ فوراً جرمن افسروں نے ترکی فوج اور بیڑے کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ان کی آراستگی شروع کر دی کہ بوقت ضرورت کام آئے علاوہ ازیں جب جرمن جہاز بحیرہ مارمورہ میں مشتبہ حالات میں پہنچ گئے۔ تو سفیران دول یورپ نے ترکوں کو بہت سمجھایا۔ بجھایا۔ لیکن ترک جرمنوں کے فریب میں آ چکے تھے۔ اور جرمن اپنا رسوخ اور اعتبار جما رہے تھے۔ اور اتحادیوں کی طرف سے بدگمان کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے

مسٹر مارگنتھو بیان کرتا ہے۔ کہ گو جرمنوں نے سازشیں کیں۔ بعض بعض طبقوں میں غیر معمولی رسوخ پیدا کیا اور اتحادیوں کو بدنام کرنے اور ان کی طرف سے بدگمانی پھیلانے میں بے اختیار کوشش کی۔ لیکن قسطنطنیہ میں آخر دم تک فرانس اور برطانیہ ہر دلعزیز تھے اور سلطان بڑے بڑے بار رسوخ امرا جنگ کے بالکل خلاف تھے۔ اور تمام ٹرکی میں یہ عام طور پر تسلیم کیا جاتا تھا۔ کہ اتحادیوں کے سوا ترکوں کا اور کوئی دوست نہیں ہو سکتا اس حالت میں جرمنوں کو بڑی مشکل پڑی۔ لیکن انہوں نے نہایت چابک دستی سے اتحادیوں پر حملہ کرنے شروع کر دیئے۔ ان کو بیحد بدنام کیا اور ان پر الزام لگائے۔

جرمنوں نے ترکی اخبارات بھی اپنے قبضہ میں کر لئے اور ان میں اتحادیوں کے برخلاف لکھنا شروع کر دیا۔ اسی کے علاوہ طرح طرح کے ذرائع عمل میں لائے گئے۔ کہ کسی طرح ترک اتحادیوں سے بدگماں ہو جائیں۔ چنانچہ بے شمار اشتہارات لگائے گئے۔ جنکا مدعا یہ تھا۔ کہ ٹرکی کی موجودہ سیاسی تباہی کا ذمہ دار انگلستان ہے۔ اور برطانیہ کا ساتھ دنیا انجام کار ٹرکی کی تباہی کا باعث ہو گا اور قیصر کی بابت یہ دکھلایا کہ وہ اسلام کا سچا حامی و مددگار ہے۔ اور اس نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور جرمنوں نے ٹرکی میں یہ بھی مشہور کیا۔ کہ مصر اور ہندوستان کے مسلمان انگریزوں سے بیزار ہیں اور بغاوت کے لئے تیار ہیں۔

بایں ہمہ جرمنوں نے رفتہ رفتہ ترکی فوج اور بیڑے کو بھی اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اسی اثنا میں جرمنوں نے درہ دانیال کو لڑائی کے لئے مضبوط کر کے وہاں مورچہ بندی شروع کر دی۔ اور بیڑے کی مرمت کے لئے ہزاروں مزدور کاریگر جرمنی سے قسطنطنیہ آ پہنچے۔

ٹرکی غیر جانبداری کا ابھی فیصلہ نہ ہونے پایا تھا کہ جرمن جہازوں نے بحیرہ اسود میں پہنچکر اس سے چھیڑ چھاڑ اس غرض کے لئے کی کہ اسے کسی طرح لڑائی پر آمادہ کیا جائے۔

اس قسم کے ذرائع سے جو جرمن قسطنطنیہ میں بیٹھ کو عمل میں لائے اور انہی کے استعمال سے ترکوں کو اتحادیوں سے بدگماں کر کے اپنے ساتھ شامل کیا۔ اگر جنگ میں شریک ہونے سے پہلے کا ٹرکی کا اندازہ دیکھا جائے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ ترکوں کو اپنی مرضی کے خلاف جنگ میں شریک ہونے کے لئے مجبور کیا گیا ہے ؂

اگر آپ عمدہ اور سستی عینکیں خریدنا چاہیں تو عبدالرحیم احمدی ممتحن چشم طبیہ خانہ دہلی سے خریدیں ؂

جنگ کے باعث گرانی اشیاء
اور
گورنمنٹ کیطرف سے اسکا انسداد

KHILAFAT LIBRARY

جنگ کی وجہ سے ذرائع باربرداری کم ہو گئے تھے۔ اس لئے سامان تجارت کی نقل و حرکت میں بڑی دقت پیش آنے لگی تجارتی اسباب کی قیمت بہت بڑھ گئی اور ضروریات زندگی کی قلت اور گرانی کے باعث گذشتہ ایام میں عوام کو بہت تکلیف اٹھانی پڑی۔ اشیاء کی گرانی کے اسباب اگر جائز ہوتے تو کوئی مضائقہ نہ تھا۔ مگر اکثر حالتوں میں حریص اور خود غرض تاجروں اور دوکانداروں نے اپنے ذاتی فائدہ کو مدنظر رکھ کر اشیاء اور اجناس کی قیمت میں بہت اضافہ کر دیا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ رعایا اور خصوصیت سے غریب لوگوں کو نمک جیسی معمولی چیز بھی مہنگے داموں خریدنی پڑی۔ بیوپاریوں اور دوکانداروں نے لوگوں کی مجبوری سے بہت فائدہ اٹھایا۔ پس ضروری ہوا کہ دوکانداروں کو نا جائز نرخ بڑھانے سے روکا جائے اور رعایا کی سہولیت کے لئے کچھ انتظام کیا جائے چنانچہ یہ لازمی سمجھا گیا کہ عام تجارت اور اجناس کی تقسیم میں گورنمنٹ خود مداخلت کرے۔ اس غرض کے لئے ہندوستان کے محکمہ تجارت نے بعض تجارتی کاروبار مثلاً جہازرانی۔ کوئلہ۔ چاول وغیرہ کے انتظام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ایسا کرنے سے مدعا یہ تھا کہ اشیاء کی قیمت مقدار موجود کے مطابق مقرر کیجائے یہ انتظام نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس قسم کی تجارت کے تحت میں آجانے سے تاجروں اور دوکانداروں کے لئے ناجائز منافع اٹھانے کا موقعہ جاتا رہا اس وقت یہ چیزیں بازار میں کافی مقدار میں معمولی داموں پر میسر آسکتی ہیں۔ لڑائی کے شروع میں تجارتی ضروریات کے لئے بہت کم جہاز ملتے تھے۔ جسکی وجہ سے ملک کی تجارت درآمد و برآمد میں بہت نقصان اٹھانا پڑا لیکن جب سے گورنمنٹ نے جہازوں کا انتظام شروع کیا ہے۔ تجارتی اور فوجی ضروریات کے لئے جہاز کافی تعداد میں میسر آسکتے ہیں۔

کوئلہ کوئلہ کے لئے بھی متعدد ذرائع باربرداری میسر نہ آتے تھے اور ہندوستانی کارخانوں کو خسارہ اٹھانا پڑتا تھا۔ مگر گورنمنٹ ہند نے کوئلہ کی پیداوار اور تقسیم اور یقین نرخ کو اپنے ہاتھ میں لے کر ملک کے لئے بہت بڑی سہولیت پیدا کر دی ہے۔

نمک نمک ایک ایسی شے ہے جس کی ہر امیر و غریب کو یکساں ضرورت رہتی ہے گذشتہ موسم سرما میں ریلوں کی قلت اور مزدوروں کی کمی کے باعث نمک کا قحط پڑ جاتے سے لوگ چلا اٹھے۔ دوکانداروں نے نرخ حد سے بڑھا کر بیحد فائدہ اٹھایا۔ گورنمنٹ نے ہر چند کوشش کی کہ بازاروں میں نمک کافی مقدار میں بھیجا جائے۔ مگر لاحاصل۔ آخر گورنمنٹ نے یہ انتظام کیا۔ کہ بغیر منظوری نمک کانوں سے باہر نہ جانے۔ اور اس کے قیمت کی تعین و تقسیم کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور سرکاری طرف سے ستی دوکانین کھلوا دین اور اس کے ساتھ ہی دار و غہ نمک کو ہدایت کر دی کہ سرکاری دکانوں کے آرڈروں کی تعمیل اول کیجائے اور بیوپاریوں کو مال بعد میں روانہ کیا جائے بنگال کے بعض حصص میں نمک کا بہاؤ بھی مقرر کر دیا گیا ہے

چاول ہندوستانی چاول کا نرخ بھی سرکاری طور پر قائم کر دیا گیا اور اسی طرح سے چاول کی تجارت میں عمل درآمد ہوا۔ اس ضروری جنس کے نرخ میں غیر معمولی اتار چڑھاؤ واقع ہوئے۔ اس کی روک تھام کے لئے چاول کی پیداوار نرخ اور تقسیم کو گورنمنٹ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ چنانچہ اب چاول لائسنس کے بغیر باہر نہیں بھیجا جا سکتا۔ جس قدر پیدا ہوتا ہے سب کا سب مناسب طور پر صرف میں آجاتا ہے

مٹی کا تیل مٹی کے تیل کی گرانی کی وجہ کچھ تو جہازوں کی کمی ہے۔ کچھ مال گاڑیوں کی تاہم تھوک فروشی میں کوئی نمایاں فرق واقع نہیں ہوا۔ اس کے باوجود بازار میں یک لخت بہاؤ کا چڑھ جانا محض اسی وجہ سے ہے۔ کہ تیل کے بیوپاریوں نے اس نازک موقع سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی بے انتہا سعی کی اس کا انسداد کرنے کے لئے گورنمنٹ بہار بنگال۔ اڑیسہ اور صوبجات متوسط نے ایک سکیم مرتب کی ہے جس کی رو سے تیل صرف ان دوکانداروں کو مہیا کیا جائے گا۔ جو گورنمنٹ کو یقین دلا دیں گے کہ تیل مقررہ قیمت پر ہی فروخت کیا جائیگا۔ گورنمنٹ ہند نے اس سکیم کو بہت پسند کیا ہے اور دوسرے صوبجات کی گورنمنٹوں کی توجہ بھی اس جانب مبذول کی ہے۔ یقین واثق ہے کہ عنقریب گرانی کا انسداد ہو جائیگا اور یہ ضروری شے مقررہ قیمت پر فروخت ہونے لگے گی

کپڑا کپڑے کی گرانی کے دو سبب ہیں۔ ایک تو یہ کہ لنکاشائر سے کپڑے کی آمد بند ہو گئی ہے دوسرے یہ کہ کپاس کا بہاؤ لوگوں نے بڑھا دیا ہے۔ گورنمنٹ نہ ہی تو اختتام جنگ سے پیشتر لنکاشائر کا کپڑا مہیا کر سکتی ہے اور نہ ہی دیسی کپڑا سستے داموں پر غربا کو دلوا سکتی ہے تاہم لیجسلیٹو کونسل کے آخری اجلاس میں اس قسم کا ایک مسودہ پیش کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے غریبوں کے لئے خاص قسم کا کم قیمت کپڑا تیار کرایا جائے گا اور دوکانداروں کو معقول کمیشن پر بیچنے کو دیا جائے گا۔ گورنمنٹ بمبئی کا ارادہ ہے کہ ایسا قانون پاس کیا جائے جس کی رو سے ایک سنٹرل کاٹن کمیٹی (مرکزی مجلس کپاس) قائم کی جائے جسے کپاس کا بھاؤ مقرر کرنے کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

دیگر ضروریات زندگی ان کے علاوہ گورنمنٹ ہند نے دوسری ضروریات زندگی (مثلاً کپاس۔ ایندھن۔ کوئلے) کے متعلق بھی صوبوں کی گورنمنٹوں کے نام زیر دفعہ گیارہ قانون تحفظ ہند اعلان شائع کئے ہیں۔ جن کی رو سے ان کی قیمتیں مقرر کی جا سکتی ہیں۔ غلے کے متعلق اعلان کرنے کی راہ میں خاص خاص دقتیں حائل ہیں۔ جب تک وہ دور نہ ہو لیں تب تک کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال اس سے اتنا تو صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کو اپنی رعایا کی تکلیفات کا خیال ہے اور وہ انہیں دور کرنے کا کوئی بھی ذریعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتی۔

حقیقت رؤیا۔ اگر آپ اپنی خوابوں کی حقیقت معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ تو حال میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جو کتاب حقیقۃ الرؤیا کے نام سے مکرمی منشی غلام نبی صاحب الفضل نے چھپوائی ہے منگوا کر ضرور پڑھیں قیمت صرف ۱۱ عنی کا پتہ